قرآنیات

البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الحج

(۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ
يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۨ ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ

(اِس کے برخلاف جو لوگ اللہ کی راہ سے روک رہے ہیں، اُن کے بارے میں) اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ (اُن کے مقابلے میں اب) اُن لوگوں کی مدافعت کرے گا جو ایمان لے آئے ہیں[۷۵]۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی دغا باز ناشکرے کو پسند نہیں کرتا[۷۶]۔ (چنانچہ) جن سے جنگ کی جائے، اُنھیں جنگ کی اجازت دے دی گئی ہے، اِس لیے کہ اُن پر ظلم

۷۵۔ اِن آیتوں کے مضمون سے واضح ہے کہ ہجرت کے فوراً بعد یہ مدینہ میں نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ اب جزا و سزا کا مرحلہ شروع ہو گیا ہے جس میں مسلمان اگر کوئی اقدام کریں گے تو اللہ یقیناً اُن کی مدد کرے گا۔ آیت ۴۱ تک اِسی مضمون کی وضاحت ہے۔

۷۶۔ یہ قریش کی طرف اشارہ ہے جو اپنے آبا —— ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام —— سے کیا ہوا عہد بھلا چکے تھے اور بیت اللہ کے نام پر حقوق تو حاصل کرتے تھے، لیکن جس خدا نے یہ حیثیت اُن کو دی تھی، اُس کی شکر گزاری کا حق ادا

دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ

ہوا ہے اور اللہ یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے۔ وہ جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیے گئے، صرف اِس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے[۷۷]۔ (یہ اجازت اِس لیے دی گئی کہ) اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے دفع نہ کرتا رہتا تو خانقاہیں اور گرجے اور کنیسے[۷۸] اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا

کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔

۷۷۔ یہ قرآن کی پہلی آیات ہیں جن میں مہاجرین صحابہ کو اِس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ اگر چاہیں تو جارحیت کے جواب میں جنگ کا اقدام کر سکتے ہیں۔ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ وہ لوگ تھے جنھیں بالکل بے قصور محض اِس جرم پر اُن کے گھروں سے نکلنے کے لیے مجبور کر دیا گیا کہ وہ اللہ ہی کو اپنا رب قرار دیتے تھے۔ قریش کے شدائد و مظالم کی پوری فرد قرارداد جرم، اگر غور کیجیے تو اِس ایک جملے میں سمٹ آئی ہے، اِس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے وطن اور گھر بار کو اُس وقت تک چھوڑنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتا، جب تک اُس کے لیے وطن کی سرزمین بالکل تنگ نہ کر دی جائے۔ آیت میں 'بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا' کا اشارہ اِنھی مظالم کی طرف ہے اور قرآن نے اِنھی کی بنیاد پر مسلمانوں کو یہ حق دیا ہے کہ اب وہ جارحیت کے خلاف تلوار اٹھا سکتے ہیں، خواہ یہ جارحیت خدا کی راہ سے اُنھیں روکنے کے لیے کی جائے یا حرم کی راہ سے۔ یہ حق اُنھیں بحیثیت جماعت دیا گیا ہے، اِس لیے کہ اپنی انفرادی حیثیت میں وہ اِن آیتوں کے مخاطب ہی نہیں ہیں۔ لہٰذا اِس معاملے میں اقدام کا حق بھی اُن کے نظم اجتماعی کو حاصل ہے۔ اُن کے اندر کا کوئی فرد یا گروہ ہرگز یہ حق نہیں رکھتا کہ اُن کی طرف سے اِس طرح کے کسی اقدام کا فیصلہ کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی بنا پر فرمایا ہے کہ مسلمانوں کا حکمران اُن کی سپر ہے، قتال اُسی کے پیچھے رہ کر کیا جاتا ہے*۔

۷۸۔ اصل میں 'صَوَامِعُ'، 'بِيَعٌ' اور 'صَلَوٰتٌ' کے الفاظ آئے ہیں۔ 'صَوَامِع' 'صومعة' کی جمع ہے۔ مسیحی راہب جن بلند پہاڑوں اور عمارتوں میں خلوت اور گوشہ نشینی کی زندگی گزارتے تھے، یہ لفظ اصلاً اُن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ہم نے اِسی رعایت سے اِس کا ترجمہ 'خانقاہیں' کیا ہے۔ 'بِيَع' 'بيعة' کی جمع ہے۔ یہ یہود و نصاریٰ، دونوں کے

---

*بخاری، رقم ۲۹۵۷۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

وَلَيَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيۡنَ اِنۡ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ

جاتا ہے، سب ڈھائے جا چکے ہوتے[۷۹]۔ اللہ ضرور اُن لوگوں کی مدد کرے گا جو اُس کی مدد کے لیے اُٹھیں گے[۸۰]۔ اِس میں شبہ نہیں کہ اللہ زبردست ہے، وہ سب پر غالب ہے[۸۱]۔ وہی[۸۲] کہ جن کو اگر ہم اِس سرزمین میں

عبادت خانوں کے لیے آتا ہے، لیکن یہود کے عبادت خانوں کے لیے الگ لفظ 'صَلَوٰت' آگیا ہے، اِس لیے اِس کو یہاں مسیحی عبادت گاہوں کے لیے خاص سمجھنا چاہیے۔ 'صَلَوٰت' 'صلٰوۃ' کی جمع ہے۔ اِس سے مراد یہودیوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ یہودیوں کے ہاں اِس کا نام 'صلوتا' تھا جو آرامی زبان کا لفظ ہے۔

۷۹۔ مطلب یہ ہے کہ جنگ کوئی مطلوب چیز نہیں ہے، لیکن خدا کی طرف سے اِس کی اجازت ہمیشہ اِسی لیے دی گئی ہے کہ یہ اگر نہ دی جاتی تو قوموں کی سرکشی اِس انتہا کو پہنچ جاتی کہ تمدن کی بربادی کا تو کیا ذکر، معبد تک ویران کر دیے جاتے اور اُن جگہوں پر خاک اڑتی جہاں شب و روز اللہ پروردگار عالم کا نام لیا جاتا اور اُس کی عبادت کی جاتی ہے۔ اِس میں خاص طور پر یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہوں کا ذکر اِس لیے کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے کسی اقدام پر مذہبی نقطۂ نظر سے وہی معترض ہو سکتے تھے۔ اُنھیں بتایا گیا ہے کہ تمھاری یہ عبادت گاہیں آج اگر قائم ہیں تو اِسی لیے قائم ہیں کہ خدا کے صالح بندے اُن لوگوں کے مقابلے میں اپنی جان دے کر اِن کی حفاظت کرتے رہے ہیں جو اِن کی ویرانی کے درپے ہوئے۔ چنانچہ مسلمانوں کو بھی جنگ کی اجازت اِسی مقصد سے دی جا رہی ہے کہ وہ خدا اور اُس کے حرم کی راہ سے روکنے والوں کو اُن کے اِس ظلم سے باز رکھ سکیں۔

۸۰۔ اوپر جس وعدۂ نصرت کا ذکر ہے، یہ اُس کی تاکید مزید ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا اور اُس کے حرم کی راہ سے روکنے والوں کے خلاف اٹھنا درحقیقت خدا کی مدد کے لیے اٹھنا ہے اور خدا کی سنت یہ ہے کہ جو اُس کی مدد کے لیے اٹھے، خدا ضرور اُس کی مدد کرتا ہے۔ اِس نصرت الٰہی کا ضابطہ سورۂ انفال (۸) کی آیات ۶۵-۶۶ میں بیان ہو چکا ہے۔

۸۱۔ اِس جملے میں کئی پہلو ملحوظ ہیں۔ استاذ امام امین احسن اصلاحی نے وضاحت فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''خدا قوی و عزیز ہے، اِس وجہ سے وہ کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہے۔ جو لوگ اُس کی مدد کرتے ہیں، وہ درحقیقت خود اپنے لیے خدا کی مدد کی راہ کھولتے ہیں۔
>
> مسلمان اپنی قلت تعداد اور دشمن کی بھاری جمعیت سے ہراساں نہ ہوں۔ جو خداوند ذوالجلال اُن کی پشت پناہی کا وعدہ

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾

اقتدار بخشیں گے تو نماز کا اہتمام کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے [۸۳] اور بھلائی کی تلقین کریں گے اور برائی سے روکیں گے [۸۴]۔ (اللہ ضرور اُن کی مدد کرے گا) اور سب کاموں کا انجام تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے [۸۵]۔ ۳۸-۴۱

کر رہا ہے، وہ قوی و عزیز ہے۔

کفار مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اِس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ یہ چند چنے بھلا کیا بھاڑ پھوڑیں گے! یہی قطرے اب طوفان بنیں گے، اِس لیے کہ اِن کو خدا کی نصرت و حمایت حاصل ہے اور خدا قوی و عزیز ہے۔‘‘

(تدبر قرآن ۵/ ۲۵۷)

۸۲۔ یہاں سے آگے اب اللہ تعالیٰ نے وہ فرائض بیان فرمائے ہیں جو مسلمانوں کو اگر کسی جگہ اقتدار حاصل ہو تو اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن پر عائد ہوتے ہیں۔ آیت میں یہ اشارہ بھی موجود ہے کہ جن لوگوں سے اقتدار چھین کر اُسے مسلمانوں کے سپرد کیا جائے گا، اُنھوں نے یہ فرائض پورے نہیں کیے، بلکہ اِنھیں برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ چنانچہ پیغمبر کی طرف سے اتمام حجت کے بعد خدا کا قانون یہی ہے کہ اِس طرح کے غاصبوں کو اقتدار سے معزول کر دیا جائے۔

۸۳۔ حکومت کی سطح پر نماز قائم کرنے کے لیے جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی ہے، اُس کی رو سے، اولاً مسلمانوں کے ارباب حل و عقد خود بھی نماز کا اہتمام کریں گے اور اپنے عمال کو بھی اِس کا پابند بنائیں گے، ثانیاً نماز جمعہ اور نماز عیدین کا خطاب اور اُن کی امامت ہر جگہ یہ ارباب حل و عقد اور اِن کے مقرر کردہ حکام ہی کریں گے یا اِن کی طرف سے اِن کا کوئی نمایندہ یہ خدمت انجام دے گا۔ اِسی طرح زکوٰۃ کے بارے میں یہ سنت قائم فرمائی ہے کہ یہی تنہا ٹیکس ہے جو مسلمانوں پر عائد کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ریاست کے مسلمان شہریوں میں سے ہر وہ شخص جس پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہو، اپنے مال، مواشی اور پیداوار میں مقررہ حصہ اپنے سرمایے سے الگ کر کے لازماً حکومت کے حوالے کر دے گا اور حکومت دوسرے مصارف کے ساتھ اُس سے اپنے حاجت مند شہریوں کی ضرورتیں، اُن کی فریاد سے پہلے، اُن کے دروازے پر پہنچ کر پوری کرنے کی کوشش کرے گی۔

۸۴۔ بھلائی کے لیے اصل میں ’مَعْرُوْف‘ اور برائی کے لیے ’مُنْكَر‘ کا لفظ استعمال ہوا ہے، یعنی وہ چیزیں جنھیں پوری

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

انسانیت بھلائی یا برائی کی حیثیت سے جانتی ہے۔ یہ ذمہ داری، ظاہر ہے کہ بعض معاملات میں تبلیغ و تلقین کے ذریعے سے اور بعض معاملات میں قانون کی طاقت سے پوری کی جائے گی۔ پہلی صورت کے لیے جمعہ کا منبر ہے جو اِسی مقصد سے ارباب حل وعقد کے لیے خاص کیا گیا ہے۔ دوسری صورت کے لیے پولیس کا محکمہ ہے جو مسلمانوں کی حکومت میں اِسی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے قائم کیا جاتا اور اپنے لیے متعین کردہ حدود کے مطابق اِس کام کو انجام دیتا ہے۔

۸۵۔ مطلب یہ ہے کہ اِس وقت حالات جیسے بھی ہوں، انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اُس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اب مسلمانوں کی مدد کرے گا۔ چنانچہ منکرین متنبہ ہو جائیں کہ اب اُن کا معاملہ اِن مظلوموں کے ساتھ نہیں، بلکہ زمین و آسمان کے خالق، اللہ پروردگار عالم کے ساتھ ہے۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com